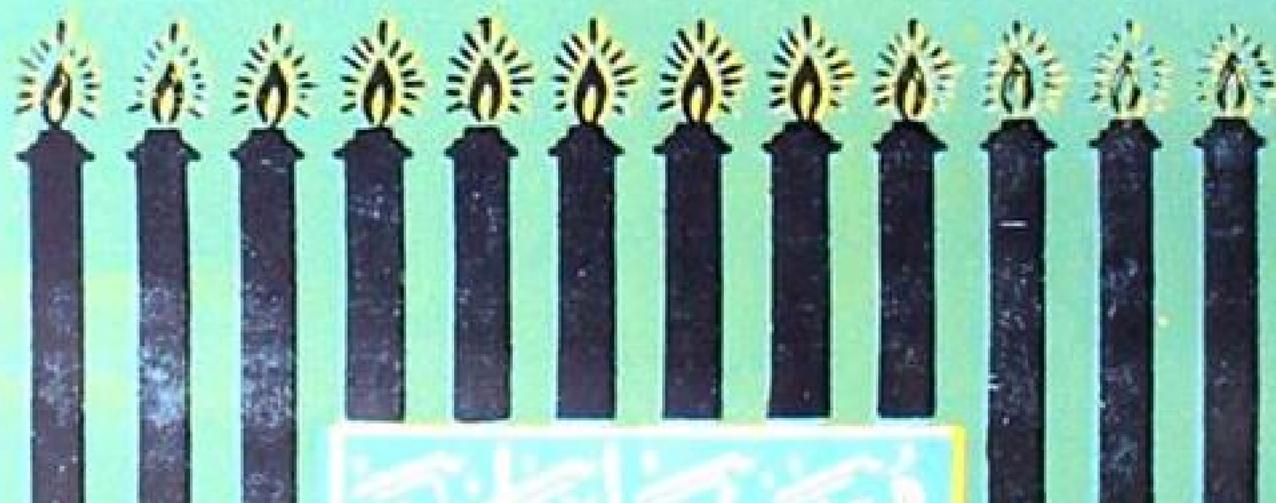
خوب سیرت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنیاں



پہلی کتاب



ترجمہ و تشریح حکیم محمد سعید

مکتبہ پیام تعلیم۔ جامعہ نگر۔ نئی دہلی ۲۵

خوب سیرت

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں

پہلی کتاب

ترجمہ و تشریح

حکیم محمد سعید

مکتبہ پیامِ تعلیم

جامعہ نگر۔ نئی دہلی ۲۵

خوشنویس: ایس۔ ایم۔ مظہر

صدر دفتر:
مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ جامعہ نگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

شاخیں:
مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ اردو بازار، دہلی ۱۱۰۰۰۶
مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ پرنسس بلڈنگ۔ بمبئی ۴۰۰۰۰۳
مکتبہ جامعہ لمیٹڈ۔ یونی ورسٹی مارکیٹ، علی گڑھ ۲۰۲۰۰۱

جون ۲۰۰۱ء تعداد ۱۰۰۰ قیمت 6/-

برٹی آرٹ پریس (پروپرائٹرز، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ) پٹودی ہاؤس، دریا گنج،
نئی دہلی ۲ میں طبع ہوئی۔

قرآن کی تعلیم

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ (ابن ماجہ)

ترجمہ: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو خود قرآن پڑھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔

تشریح

جو لوگ قرآن پڑھتے اور پڑھاتے ہیں وہ ہم میں سب سے اچھے لوگ ہیں۔ اگر ہم نے اب تک قرآن شریف پڑھنا نہ سیکھا ہو تو سیکھ لیں اور دوسروں کو بھی سکھا دیں۔ اس طرح ہمارا شمار بھی اللہ کے نزدیک اچھے لوگوں میں ہو گا۔

آدمی دولت حاصل کرنے سے بڑا نہیں ہوتا، علم حاصل کرنے اور دوسروں کو سکھانے سے بڑا ہوتا ہے۔ قرآن شریف صحیح علم کا خزانہ ہے۔ قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے ہماری زندگی سدھر سکتی ہے۔ اگر ہم اپنی زندگی آرام سے گزارنا چاہتے ہیں تو ہمیں قرآن شریف پڑھنا سیکھنا چاہیے۔ قرآن حکیم کا حفظ کرنا بڑی بات ہے۔ اس سے انسان کا ذہن تیز ہوتا ہے۔ اس کی یادداشت کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے۔

سب سے پہلے سلام

اَلسَّلَامُ قَبۡلَ الۡکَلَامِ (ترمذی)

ترجمہ: بات چیت سے پہلے سلام کرنا چاہیے۔

تشریح: کبھی کبھی یہ ہوتا ہے کہ ہم کسی سے ملیں یا کوئی ہم سے ملے تو بس فوراً بات چیت شروع ہو جاتی ہے۔ یہ اسلامی آداب اور تہذیب کے خلاف ہے۔ صحیح طریقہ یہ ہے کہ جیسے ہی آمنا سامنا ہو پہلے سلام کیا جائے، "السلام علیکم" اور جس کو سلام کیا جائے وہ جواب دے "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہٗ" اس کے بعد باتیں کی جائیں۔ سلام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس شخص کی سلامتی، اس کی بھلائی اور اس کی عافیت چاہتے ہیں۔ سلام کرنے سے آپس میں محبت بڑھتی ہے۔ سلام کرنے کے لیے جان پہچان ہونی ضروری نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد ہے: "تم اُس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو گے جب تک ایمان نہ لے آؤ، اور اُس وقت تک ایمان نہ لاؤ گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔ میں تم کو ایک ایسی بات بتاتا ہوں کہ جب تم اس پر عمل کرو گے تو آپس میں محبت کرنے لگو گے، اور وہ بات یہ ہے کہ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔"

بھائی بھائی

اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ (مشکوٰۃ)

ترجمہ : ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔

تشریح

ہر وہ آدمی جو ہمارا ہم خیال ہو، ہماری جیسی باتیں کرتا ہو، ہمیں اچھا لگتا ہے۔ ہم اسے دوست اور بھائی سمجھتے ہیں۔ ہر مسلمان بھائی بھی ہماری طرح ہے۔ وہ ہماری طرح اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتا ہے۔ ہماری طرح عبادت کرتا ہے۔ ہماری طرح لوگوں سے پیش آتا ہے۔ پھر وہ ہمیں پیارا کیوں نہ ہو! ہم اس کو اپنا بھائی کیوں نہ سمجھیں! اپنے بھائی کی طرح اس کا خیال کیوں نہ کریں!

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کا بھائی فرمایا ہے۔ ہمیں ہر وقت یہ بات یاد رکھنی چاہیے۔ کسی مسلمان کی بُرائی نہیں کرنی چاہیے۔ اس سے لڑنا نہیں چاہیے۔ مسلمان کو تکلیف نہیں پہنچانی چاہیے۔ اس کی مدد کرنی چاہیے۔ اس کے کام آنا چاہیے۔

دانائی کی باتیں

اَلْحِکْمَۃُ ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ (بخاری)

ترجمہ: دانائی مومن کی گم شدہ پونجی ہے۔

تشریح

اگر ہماری کوئی چیز کہیں گم ہوجائے اور پھر وہ ہمیں کہیں نظر آجائے تو ہم اُسے فوراً اٹھا لیتے ہیں، یا کوئی دوسرا اگر دیتا ہے تو ہم اپنی چیز سمجھ کر لے لیتے ہیں۔ یہ نہیں دیکھتے کہ کون دے رہا ہے، کیوں کہ چیز ہماری اپنی ہی ہے۔

تمام اچھی باتوں کے بارے میں بھی یہ ہی سمجھنا چاہیے کہ وہ ہماری اپنی ہیں، چاہے کوئی کہے۔ حکمت اور دانائی کی ساری باتیں اسلام اور ایمان کی بخشی ہوئی ہیں اور اللہ کی دین ہیں۔ اس طرح دانائی اور حکمت دولت ہے اور یہ دولت مومن ہی کی ہے، جہاں بھی ملے اور جس سے بھی ملے مومن کو یہ دولت لے لینی چاہیے۔ یہ کبھی نہیں سوچنا چاہیے کہ یہ اچھی بات تو ہے، لیکن چونکہ کسی دوسرے نے کہی ہے اس لیے ہم اس کو نہ اپنائیں۔ اس طرح سوچنے سے اپنا ہی نقصان ہوتا ہے۔ ہاں کسی بُری اور غلط بات کی نقل نہیں کرنی چاہیے۔

صبر

الصَّبْرُ ضِیَاءٌ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: صبر روشنی ہے۔

تشریح

صبر کے معنی ہیں اپنے کو روکنا، سہارنا یا کسی بات پر قائم رکھنا۔ صبر ایک اخلاقی صفت ہے۔ صبر کرنے والے کو ہر انسان پسند کرتا ہے۔ جو انسان اپنے آپ پر، اپنے جذبات پر قابو رکھتا ہے وہ صابر ہوتا ہے۔ جو انسان مشکلات سے گھبراتا نہیں، کسی کام کا نتیجہ نکلنے تک انتظار کرتا ہے وہ صابر کہلاتا ہے۔ صابر انسان کامیاب ہوتا ہے اور خوش رہتا ہے۔ مایوس اور پریشان نہیں ہوتا۔

ہمیں صبر کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ ہر کام کو ہمت اور محنت سے کرنا چاہیے اور اس کا پھل جلدی نہ نکلے تو بددل اور پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

رحم کا مستحق

لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: اللہ اُس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

تشریح

ہر شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے اور وہ ہر آفت اور مصیبت سے بچا رہے۔ لیکن یہ خواہش صرف دُعا سے اور فقط آرزو سے پوری نہیں ہوتی۔ اس لیے ہر شخص کا فرض ہے کہ اپنے لیے رحم کی دعا کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ کے بندوں کے ساتھ محبّت کرے اور ان سے نرمی سے پیش آئے اور ان پر رحم کرے۔ جو شخص دوسروں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اُس پر رحم نہیں فرماتا اور دوسرے بھی اس سے محبّت نہیں کرتے۔ بڑا اور اچھا انسان وہ ہے کہ جو انسانوں سے محبّت کرتا ہے، جانوروں سے محبت کرتا ہے، اور ان پر رحم کرتا ہے۔ نیک انسان وہ ہے جو دوسروں کو آرام پہنچاتا ہے۔

نیکی کیا ہے

اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ (مسلم)

ترجمہ: نیکی، اچھے اخلاق ہیں۔

تشریح

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نیکی صرف نماز روزے کا نام ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ نیکی اصل میں اچھے اخلاق کا نام ہے۔ اچھائی اور سچائی کے ساتھ دوسروں سے پیش آنا، جھوٹ نہ بولنا، دھوکا نہ دینا، ایک دوسرے کی مدد کرنا، اللہ اور اُس کے رسولؐ کا حکم ماننا، بڑوں کا ادب اور چھوٹوں کا لحاظ رکھنا، اپنا کام محنت اور خوبی کے ساتھ پورا کرنا، یہ سب باتیں خوش اخلاقی میں شامل ہیں اور یہی نیکی ہے۔ نیکی کرنے والے ہمیشہ بلند رتبہ پاتے ہیں۔ اچھے اخلاق رکھنے والے ہمیشہ کامیاب اور کامراں رہتے ہیں۔

صفائی

الطُّهُورُ شَطْرُ الاِیمَانِ (مسلم)

ترجمہ: صفائی ایمان کا حصہ ہے۔

تشریح

صفائی بہت ضروری ہے۔ صفائی ایمان کا حصہ ہے۔ صفائی نہ ہو تو صحت بھی نہیں ہوگی۔ ہمیں اپنا جسم بھی صاف اور ہر طرح کے میل کچیل سے پاک رکھنا چاہیے۔ اپنے رہنے سہنے کی جگہ اور پڑھنے لکھنے کے سامان کو بھی صاف ستھرا رکھنا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ کہیں گندگی نہ رہے۔ گھر ہو یا اسکول، جسم ہو یا لباس، کھیل کا میدان ہو یا چلنے پھرنے کی جگہ ہر چیز کو صاف رکھنا چاہیے۔ گندگی سے بچنا صحت کے لیے بھی ضروری ہے۔ صفائی ایمان کا حصہ ہے۔ یہ بھی غور سے دیکھو کہ بڑھے ہوئے ناخنوں میں میل تو نہیں ہے۔ یہ میل بُرا ہے۔ بیماریاں پھیلاتا ہے۔ اپنے ناخن کاٹتے رہو تاکہ ان میں میل نہ بھرے۔

مسواک

اَلسِّوَاکُ مَطْهَرَۃٌ لِلْفَمِ وَمَرْضَاۃٌ لِلرَّبِّ (مسند احمد)

ترجمہ: مسواک منہ کو صاف کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ خوش کرنے والی ہے۔

تشریح

صحت اور صفائی کا تقاضا یہ ہے کہ دانتوں کو بھی صاف رکھا جائے اور مسواک کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ پیلے اور میلے کچیلے دانت اچھے نہیں لگتے۔ دانت صاف نہ ہوں تو منہ سے بدبو بھی آتی ہے۔ اگر دانت صاف نہ کیے جائیں تو ان میں کیڑا لگ جاتا ہے۔ مسوڑھے پیلے ہوجاتے ہیں اور اُن سے خون آنے لگتا ہے۔ اس سے صحت خراب ہوجاتی ہے۔ روز صبح اُٹھتے ہی دانت منہ صاف کرنا چاہیے۔ رات کو سونے سے پہلے بھی دانت صاف کر کے سونا چاہیے۔

جو لوگ مسواک کرتے ہیں، برش کرتے ہیں، ہاتھ سے دانت صاف کرتے ہیں اور منہ کو صاف رکھتے ہیں ان سے اللہ بھی خوش ہوتا ہے اور دوسرے بھی ان سے محبت کرتے ہیں۔

سادگی

اِنَّ البَذَاذَۃَ مِنَ الاِیمَانِ (ابوداود)

ترجمہ: سادگی ایمان کی علامت ہے۔

تشریح

ہر چیز کی کوئی نہ کوئی پہچان ہوتی ہے۔ ہم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس کی بھی کوئی نہ کوئی پہچان ضرور ہوگی۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایمان کی پہچان سادگی ہے۔ جو ایمان والا ہوتا ہے اس میں سادگی ہوتی ہے، بناوٹ نہیں ہوتی۔ بناوٹ تو اُن لوگوں میں ہوتی ہے جن میں اصلیت نہیں ہوتی۔ سچائی اور بناوٹ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ اسی لیے فرمایا گیا کہ سادگی ایمان کی پہچان ہے۔ سادگی انسان کی بڑی خوبی ہے۔ سادہ آدمی کی زندگی آسان ہوتی ہے، وہ پریشان نہیں ہوتا سکون اور آرام سے زندگی گزارتا ہے۔ سچا آدمی سادہ بھی ہوتا ہے۔ مُسلمان سچا بھی ہوتا ہے اور سادہ بھی۔ مُسلمان نمایش سے دور رہتا ہے۔ وہ سادہ کپڑے پہنتا ہے، سادہ غذا کھاتا ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مُسلمان سادہ دل ہوتا ہے۔ اس کا دل ایمان سے پُر ہوتا ہے۔ سادگی انسان کو بلندیوں تک لے جاتی ہے۔

نیک کام میں جلدی

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَال (مشکوٰۃ)

ترجمہ: نیک کام میں جلدی کرو

تشریح

جب کسی کام کے بارے میں یہ معلوم ہو جائے کہ وہ بہت اچھا ہے اور نیک کام ہے تو اس کو کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ یہ نہیں سوچنا چاہیے کہ ابھی تو بہت وقت ہے۔ وقت بہت جلدی گزر جاتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اس نیک کام سے محروم رہ جائیں۔ ہمیں اس کا خیال رکھنا ہے کہ ہم اچھے کام میں پیچھے نہ رہ جائیں۔

جو کام بھی کرنا ہو نیکی کے ساتھ اسے جلدی کرنا چاہیے۔ اس طرح سوچنا چاہیے کہ جب ایک کام کرنا ہی ہے تو پھر دیر کرنے سے کیا فائدہ۔ نیک کام میں جلدی کرنے سے ثواب بھی زیادہ ملتا ہے۔

پڑوسی

اَحْسِنْ اِلٰی جَارِکَ تَکُنْ مُؤْمِنًا (بیہقی)

ترجمہ: تم مومن ہو تو اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

تشریح

ایک اچھے مومن اور ایک اچھے مسلمان اور ایک اچھے انسان کی پہچان یہ ہے کہ اس کے پاس پڑوس میں جو لوگ رہتے ہیں ان کے ساتھ وہ اچھا سلوک کرتا ہو۔ پڑوسیوں سے اس کے تعلقات اچھے ہوں۔ پڑوسی اسے اچھا سمجھتے ہوں۔

ہمیں سب لوگوں سے میل ملاپ رکھنا چاہیے۔ سب سے محبت کرنی چاہیے۔ سب کا احترام کرنا چاہیے، اور پڑوسیوں سے تو خصوصیت کے ساتھ بہتر سلوک اور عمدہ برتاؤ کرنا چاہیے۔ ان کا ہم پر یہ حق ہے کہ ہم ان کو کسی موقع پر نہ بھولیں۔ ان کے دکھ درد اور ان کی خوشی میں شریک ہوں اور ضرورت کے وقت ان کے کام آئیں۔ کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے انھیں تکلیف ہو۔ اس شخص کو کھانا جائز نہیں ہے جس کے پڑوس میں کوئی بھوکا ہو۔

نماز

اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ (بیہقی)

ترجمہ: نماز دین کا ستون ہے۔

تشریح

کوئی عمارت ستونوں یعنی کھمبوں کے بغیر قائم نہیں ہوتی۔ ایک کھمبا بھی اگر گر جائے تو پوری عمارت گر جاتی ہے۔ دین بھی زندگی کی ایک عمارت ہے، اور اس عمارت کا کھمبا نماز ہے۔ نماز نہ پڑھنے والے کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اس کی غفلت سے دین کا کھمبا گر رہا ہے۔ اور جب ستون ہی گر گیا تو دین کی عمارت کہاں باقی رہی! نماز چھوڑ دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ نماز ہمارے دین کا بڑا رکن ہے۔ بچپن ہی سے اس کی عادت ڈالنی چاہیے۔ نماز پڑھنے والا ہر وقت پاک صاف رہتا ہے۔ اس کو وقت کی پابندی کی عادت پڑ جاتی ہے۔ وقت کی پابندی بڑی اچھی عادت ہے۔

جنّت کی کنجی

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوۃ (مسند احمد)

ترجمہ : جنت کی کنجی نماز ہے۔

تشریح

جب ہم چاہتے ہیں کہ کوئی دروازہ ہم پر کھل جائے تو ہم پہلے اس کی کنجی حاصل کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر ہم جنت میں جانا چاہتے ہیں تو اس کا دروازہ اسی وقت کھلے گا جب ہمارے پاس اس کی کنجی ہو گی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں کہ جنت کی کنجی نماز ہے، جو شخص نماز پڑھے گا وہی جنّت کی کنجی پائے گا۔ جب تک وہ نماز پڑھ کر کنجی حاصل نہیں کرے گا جنّت کا دروازہ اس پر نہیں کھلے گا۔

نماز پڑھنا اچھی بات ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرنا بھی ہے۔ پابندیِ وقت سے پانچوں وقت نماز ادا کرنا وقت کا پابند بناتا ہے۔ پابندیِ وقت اور وقت کی قدر کرنا اچھائی ہے۔ بچپن ہی سے ہمیں نماز پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیے۔ نماز پڑھنے سے اللہ اور اس کے رسولؐ خوش ہوتے ہیں اور نماز پڑھنے والے کو بھی راحت ملتی ہے۔

راستے کا حق

كَفُّ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِيْقِ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: "تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا چاہیے۔

تشریح

جس طرح ہمارے کچھ حقوق ہیں اسی طرح دوسروں کے بھی حقوق ہیں، حتیٰ کہ وہ راستہ جس پر ہم چلتے ہیں اس کا بھی کچھ حق راہگیروں پر ہے۔ پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر کوئی تکلیف پہنچانے والی چیز راستے میں ہو تو راستہ چلنے والے کو چاہیے کہ وہ اسے ہٹا دے۔ یہ راستے کا حق ہے۔

مطلب یہ ہے کہ اگر راستے میں کانٹے، روڑے یا پتھر ہوں تو انھیں ہٹا دیا جائے اور گندگی نہ پھیلائی جائے۔ گندگی سے بھی لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ پھلوں کے چھلکے اور کاغذ کے ٹکڑے بھی راستے کو تکلیف دہ بناتے ہیں۔ صاف ستھری سڑک پر ہم آرام سے چلتے ہیں۔ راستے کو صاف رکھنا اس کا حق ہے اور ہماری ضرورت۔ ایسا کرنا اچھائی ہے۔ اچھے کام کرو۔ اچھے انسان بنو۔

چھوٹے بڑے کا خیال

اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَھُمْ (ابوداؤد)

ترجمہ: لوگوں سے ان کے مرتبے کے مطابق سلوک کرو۔

تشریح

جو جس مرتبے کا ہے اس کا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے۔ اگر کوئی بڑا ہے اور عزت والا ہے تو چاہے وہ اپنا ہو یا پرایا ہمیں اس کے ساتھ ادب اور عزت کے ساتھ پیش آنا چاہیے، اخلاق کا دوسروں پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ ہمارے اچھے برتاؤ کا اثر بھی اچھا ہوگا۔

اچھا انسان وہ ہے جو سب کے ساتھ اچھا سلوک کرے، اور کسی کے ساتھ برائی نہ کرے۔ بڑوں کا ادب کرنا اچھائی اور بڑائی کی نشانی ہے۔ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ ہم دوسری قوموں کے بڑے لوگوں کی بھی عزت کریں۔

بسم اللہ

یُبَارَکْ لَکُمْ فِیْہِ (ابوداؤد)

ترجمہ: بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرنے سے تمھارے کھانے میں برکت ہوگی۔

تشریح

بسم اللہ پڑھ کر کھانے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ کھانا اگر کم بھی ہو تو کسی کو کمی کی شکایت نہیں ہوگی، اور سب پیٹ بھر کر کھالیں گے۔ اس لیے کھانے سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھنی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ کے نام سے جو کام شروع کیا جائے اس میں برکت ہوتی ہے، یعنی وہ آسانی سے ہوتا ہے اور پورا ہوتا ہے۔ اللہ کا نام لینے سے انسان میں اعتماد اور قوت پیدا ہوتی ہے۔ اسے یہ یقین ہوتا ہے کہ اللہ اس کے ساتھ ہے۔

ہر کام شروع کرتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیا کرو۔

کھانے کا طریقہ

سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ

مِمَّا یَلِیْکَ (بخاری)

ترجمہ: اللہ کے نام سے کھانا شروع کرو، سیدھے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

تشریح

کھانے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے سے کھانے میں برکت ہوتی ہے اور کھانے کا مزہ بڑھ جاتا ہے۔ اسلامی ادب اور تہذیب یہ ہے کہ سیدھے ہاتھ سے کھانا کھائیں اور اپنے آگے سے کھائیں۔ اِدھر اُدھر ہاتھ نہ گھمائیں۔ سامنے کی چیز چھوڑ کر ادھر اُدھر سے اچک کر لینا اچھی بات نہیں ہے۔

آپ کے سامنے کھانے کی جو چیزیں ہوں وہی قرینے سے اپنی رکابی (پلیٹ) میں نکالیں اور اتنا کھانا کھالیں جتنا کھا سکتے ہوں۔ ضرورت سے زیادہ کھانا اپنی رکابی میں نہ لیں۔ آپ کی کوشش یہ بھی ہونی چاہیے کہ کھانا جھوٹا اور برباد نہ ہو۔

وعدہ

اَلعِدَۃُ دَیْنٌ (ترمذی)

ترجمہ: وعدہ بھی ایک طرح کا قرض ہے۔

تشریح

اگر ہمارے ذمے کسی کا قرض ہو تو ہمیں ہر وقت قرض ادا کرنے کی فکر رہتی ہے۔ ہم سوچتے ہیں کہ ایسا نہ ہو کہ قرض دینے والا تقاضا کرے اور ہمیں شرمندگی ہو۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس حدیث میں یہ بتایا ہے کہ وعدے کا پورا کرنا بھی اتنا ہی ضروری ہے جتنا قرض چکانا۔

جب انسان کسی سے کوئی وعدہ کرلے تو اسے بھولنا نہیں چاہیے۔ وعدہ پورا کرنے کی بھی اتنی ہی فکر کرنی چاہیے جتنی قرض کا لیا ہوا پیسہ واپس کرنے کی فکر ہوتی ہے۔

ایک بڑی نیکی

اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِیْہِ (مسلم)

ترجمہ: نیکیوں میں ایک بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوست کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

تشریح

بہت سے کام ایسے ہیں جن کا شمار بڑی نیکیوں میں ہوتا ہے، ان میں سے ایک بڑی نیکی یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے بھی اچھا سلوک کرے۔ یہ اپنے باپ کے احترام اور اُن سے محبت کی بڑی پہچان ہے۔ اس سے باپ کا مرتبہ بھی ظاہر ہوتا ہے یعنی ان کی تعظیم کے ساتھ ان کے دوستوں کی بھی تعظیم کرنا چاہیے اور ان سے بھی اچھا سلوک کرنا چاہیے۔

آپ کو اپنے والد صاحب سے ضرور محبت ہوگی تو پھر جو شخص ان کا دوست ہے اس سے بھی محبت ہونی چاہیے اور اس سے بھی عزت اور ادب سے پیش آنا چاہیے۔ اپنے والد کے دوست کا کوئی کام آپ کر سکتے ہوں تو ضرور کریں۔ جب ان کے سامنے آئیں تو ادب سے سلام کریں اور خیریت دریافت کریں۔

خاموشی

مَنْ صَمَتَ نَجَا (ترمذی)

ترجمہ: جو چُپ رہا وہ نجات پا گیا۔

تشریح

باتوں کی بھی پکڑ ہوتی ہے۔ بولنے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ اس بات کا موقع ہے یا نہیں۔ جو آدمی بولنے میں موقع محل کا خیال نہیں رکھتا اس کی ذلت ہوتی ہے۔ اگر بولنے کا موقع نہ ہو تو چُپ رہو۔ اسی میں عافیت اور بھلائی ہے۔ جب بھی کوئی بات کرو یہ سوچ لو کہ اس کا موقع ہے یا نہیں۔ اگر اُس وقت موقع نہ ہو تو کسی اچھے موقع کا انتظار کرو۔ صحیح موقع پر بات کرنے کا نتیجہ صحیح نتیجہ نکلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آنکھیں دو دی ہیں، زبان ایک دی ہے اور اسے بھی دانتوں میں قید کر دیا ہے۔ اس لیے دو آنکھوں سے دو بار دیکھنا چاہیے اور ایک بار بولنا چاہیے!

آگ

اِنَّ ھٰذِہِ النَّارَ عَدُوٌّ لَّکُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ
فَاَطْفِئُوْھَا عَنْکُمْ (متفق علیہ)

ترجمہ: آگ تمھاری دشمن ہے۔ جب تم سونے لگو تو آگ بجھا دیا کرو۔

تشریح

آدمی جب سو جاتا ہے تو بے خبر ہو جاتا ہے، اس لیے سونے سے پہلے آس پاس کی چیزوں پر ایک نگاہ ڈال لینی چاہیے۔ اگر دیا یا چراغ یا گیس کی بتی جل رہی ہو تو اُسے بجھا دینا چاہیے۔ کھانے پینے کی چیزیں اگر کھُلے برتن میں رکھی ہوں تو انھیں ڈھک دینا چاہیے۔

چراغ بتی کے معاملے میں تو بہت احتیاط کرنی چاہیے، اس لیے کہ ذرا سی بے احتیاطی سے گھر میں آگ لگ سکتی اور گھر میں تباہی مچ سکتی ہے، اس لیے ایسی روشنی جو آگ سے ہو اُس کو گُل کر کے سونا چاہیے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی اہم بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

آب دست

نَهٰی اَن یَّسۡتَطِیۡبَ الرَّجُلُ بِیَمِیۡنِهٖ (ابن ماجہ)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدھے ہاتھ سے آبدست کرنے سے منع فرمایا ہے۔

تشریح

نجاست یا گندگی دور کرنے کے لیے ہمیشہ اُلٹا ہاتھ استعمال کرنا چاہیے۔ ہم سیدھے ہاتھ سے کھانا کھاتے ہیں، پانی پیتے ہیں، لکھتے ہیں، ہم سیدھے ہاتھ سے سلام کرتے ہیں۔ ہم سیدھے ہاتھ سے مصافحہ کرتے ہیں۔ اس لیے صفائی اور سلیقے کی بات یہ ہے کہ سیدھے ہاتھ سے آب دست نہ کیا جائے۔ یہ پاکیزگی کے خلاف ہے۔ (اگر مجبوری ہو تو بات دوسری ہے)

بچپن ہی سے یہ عادت ڈالنی چاہیے کہ کھانے پینے اور برتن اٹھانے کے لیے سیدھا ہاتھ کام میں لائیں اور ہر وہ کام جس سے گندگی لگ سکتی ہو وہ اُلٹے ہاتھ سے کریں۔ جب یہ عادت پڑ جائے گی تو کوئی مشکل نہیں ہوگی اور آپ کو سوچنا بھی نہیں پڑے گا۔

بد زبانی

اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ (ترمذی)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اُس شخص سے بہت ناراض ہوتا ہے۔ جو بے شرمی کی بات کہتا ہے اور بدزبانی کرتا ہے۔

تشریح: اچھے انسان اچھے کام کرتے ہیں۔ اچھی باتیں کرتے ہیں، جب آپس میں باتیں کرتے ہیں تو اچھے انسانوں کی زبان سے گندے بول نہیں نکلتے۔ آپس میں گالم گلوچ بُرائی ہے۔ شریف لوگوں کی زبان سے گندے الفاظ نہیں نکلتے۔ بے شرمی کی باتیں کرنا شرافت نہیں ہے۔ بے شرمی کی باتوں سے اللہ بھی ناراض اور یار دوست بھی ناراض۔

زبان سے ہمیشہ اچھے اور خوبصورت الفاظ نکالو۔

توبہ کیا ہے

اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ (بخاری)

ترجمہ: توبہ، گناہوں پر شرمندہ ہونے کا نام ہے۔

تشریح: کسی گناہ یا غلط کام پر صرف زبان سے یا اللہ توبہ کہ دینا کافی نہیں۔ توبہ اصل میں اس شرمندگی کا نام ہے جو گناہوں کے بعد دل میں پیدا ہوتی ہے۔ جب کوئی سچ مچ اپنے بُرے کام پر شرمندہ ہوگا تو اس کی کوشش یہ ہوگی کہ وہ دوبارہ ایسا بُرا کام نہ کرے۔ ایسی سچی ندامت اور شرمندگی کا نام توبہ ہے۔ اس لیے کوئی غلطی یا کوئی گناہ ہوجائے تو اس کو دل سے بُرا سمجھ کر آیندہ وہ غلطی نہ کرنے کا پکا ارادہ کرنا چاہیے۔

تکبّر کیا ہے

اَلکِبرُ بَطَرُ الحَقِّ وَغَمطُ النَّاسِ (مسلم)

ترجمہ: ناحق اترانے اور کسی کو حقیر سمجھنے کا نام تکبّر ہے۔

تشریح

اپنی کسی بات پر اترانا، اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا سمجھنا اور دوسروں کو چھوٹا اور ذلیل یا حقیر سمجھنا غرور اور تکبّر ہے۔ غرور اور تکبّر اور گھمنڈ اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔ ان کو پاس نہیں آنے دینا چاہیے۔ دوسروں کو حقیر اور کمتر سمجھنا بہت بڑا گناہ ہے۔ غرور کرنے والے انسان کو لوگ پسند نہیں کرتے۔ اس سے دور بھاگتے ہیں۔ جب اس کو کسی کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے تو اس وقت لوگ اس کے کام نہیں آتے۔ اس طرح تکبّر اور غرور کرنے والا خود بھی نقصان اٹھاتا ہے اور ہمیشہ خوار ہوتا ہے۔ غرور کا سر ہمیشہ نیچا ہوتا ہے۔

دھوکے بازی

لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ خِبٌّ (ترمذی)

ترجمہ: دھوکے باز آدمی جنت میں نہیں جائے گا۔

تشریح

کسی کو دھوکا دینا، وعدہ کرنا اور اس کو پورا نہ کرنا، غلط چیز کو اچھا کہہ کر کسی کو دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ جھوٹ کو سچ کہنا برائی ہے، ناحق کو حق کہنا بھی دھوکے بازی ہے۔ دھوکے باز آدمی کی سزا یہ ہے کہ وہ جنّت سے محروم رہے گا۔ اسے دنیا میں بھی کبھی راحت نہیں ملے گی۔ دھوکے باز ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔

ہمیں کبھی کسی کو دھوکا نہیں دینا چاہیے۔ یہ آدمی کے اخلاق کے دامن پر بہت بدنما دھبّا ہے۔ دھوکا دینے والے کا اعتماد بہت جلد اُٹھ جاتا ہے اور پھر لوگ اس کی کوئی بات نہیں مانتے۔ اس طرح دھوکا دینے والا خود بھی نقصان اُٹھاتا ہے۔

چغل خوری

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ (متفق علیہ)

ترجمہ: چغل خور جنّت میں نہیں جائے گا۔

تشریح

چغلی کھانا، یا کسی کی بُرائی کسی سے بیان کرنا بُرائی ہے اور گناہ ہے۔ جب کسی سے بات کریں تو کوشش یہ ہونی چاہیے کہ کسی کی شکایت یا بُرائی نہ کریں۔ یہ بُرائی ہے۔ یہ گناہ ہے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو ایسا گناہ کرے گا وہ جنّت میں نہیں جائے گا۔ چغل خور ہمیشہ تکلیف میں رہتا ہے۔ غیبت کرنے والا کبھی راحت نہیں پاتا۔ لہٰذا اس بُری عادت سے بچنا چاہیے۔ ہمیں دوسروں کی اچھی باتوں پر ہی نظر رکھنی چاہیے اور ان کی تعریف کرنی چاہیے۔ ہاں کسی ملنے والے، کسی بھائی یا دوست میں کوئی بُرائی دیکھیں تو اس کو پیار محبت سے سمجھا دینا چاہیے۔

جھوٹ

كَفٰى بِالْمَرْءِ كَذِبًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ (مسلم)

ترجمہ: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ ہر سُنی سُنائی بات کو دُہراتا پھرے۔

تشریح: سچ بولنا بہت بڑی خوبی ہے اور جھوٹ بہت بڑا گناہ ہے۔ جھوٹ کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک قسم یہ بھی ہے کہ آدمی ہر سنی سُنائی بات دوسروں سے کہتا پھرے اور یہ بات جاننے کی کوشش نہ کرے کہ یہ بات صحیح بھی ہے یا نہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آدمی سُنی سُنائی بات پر یقین کر کے دوسروں سے کہ دیتا ہے۔ جب تحقیق کرنے کے بعد وہ بات جھوٹی ثابت ہوتی ہے پھر تو وہ آدمی بدنام بھی ہوتا ہے اور فتنہ وفساد پھیلانے کا مجرم بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس کا اعتبار بھی اُٹھ جاتا ہے۔ لوگ آیندہ اس کی کسی بات کا یقین نہیں کرتے۔ اس لیے سُنی سُنائی بات بغیر جانچے کہ دینا بھی جھوٹ ہے۔ جب بھی کوئی بات سنو اس پر غور کرو کہ یہ سچ ہو سکتی ہے یا نہیں۔ دوسروں سے کہنے سے پہلے اس کی تصدیق کرو۔

غصّہ

لَا تَغْضَبْ (بخاری)

ترجمہ: غصّہ نہ کیا کرو۔

تشریح

غصّے میں انسان کو اپنے دل اور اپنے دماغ پر قابو نہیں رہتا، بھلے بُرے کی تمیز اُٹھ جاتی ہے۔ زبان سے غلط باتیں نکلنے لگتی ہیں۔ غصّے کی حالت میں انسان سے بڑے بڑے گناہ سرزد ہو جاتے ہیں۔ غصّے میں انسان دوسروں کے ساتھ زیادتی کر بیٹھتے ہیں۔ ایک اور بات یہ بھی کہ غصّہ کرنے سے انسان کی صحت کو بہت نقصان پہنچتا ہے، اس لیے غصّے سے بچنا چاہیے اور اپنے آپ کو قابو میں رکھنا چاہیے۔

نیک اور شریف انسان اپنے غصّے کو قابو میں رکھتے ہیں۔ جو لوگ غصّہ کرتے ہیں ان کو اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ جب بھی غصّہ آئے کوشش کر کے اس کو جلدی سے ٹال دو۔ اس سے پہلے کہ غصّہ تم پر حاوی ہو تم غصّے پر حاوی ہو جاؤ۔

وقار

عَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ وَالْوَقَارُ وَلَاتُسْرِعُوْا (مشکوٰۃ)

ترجمہ: سکون اور وقار کو قائم رکھو اور جلدی نہ کرو۔

تشریح

کسی کام میں غیر ضروری جلدی نہیں کرنی چاہیے۔ متانت اور سنجیدگی بہت ضروری ہے، اس کا خیال ہر جگہ رکھنا چاہیے؛ مسجد میں بھی اور مدرسے میں بھی۔ مسجد یا اسکول میں داخل ہوتے وقت یا نکلتے ہوئے بھگدڑ مچانا اچھا نہیں ہے۔ قاعدے سے چلو اور ہر کام سکون اور اطمینان سے کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وقار اور سنجیدگی کی تاکید فرمائی ہے۔ بلاضرورت بھاگنا اور عام حالت میں دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنا اچھی بات نہیں ہے۔ جہاں تک ہو سکے ہلکی آواز سے بولو، وقار کے ساتھ آہستہ چلو، کسی کو دھکا نہ دو۔ کہیں جانا ہو تو وقت سے کچھ پہلے ہی چل پڑو تاکہ بھاگ دوڑ اور گھبراہٹ کا موقع ہی نہ آئے۔

جلد بازی

اَلْاَنَاۃُ مِنَ الرَّحْمٰنِ وَالْعَجَلَۃُ
مِنَ الشَّیْطَانِ (ترمذی)

ترجمہ: متانت رحمٰن کی طرف سے اور جلد بازی
شیطان کی طرف سے۔

تشریح

ہر کام متانت اور اطمینان اور احتیاط سے کرنا چاہیے۔ اور اس پر پورا دھیان بھی دینا چاہیے۔ اس طرح کام اچھا ہوگا اور اس میں اللہ کی مدد شامل ہو جائے گی۔

جلد بازی اچھی چیز نہیں ہے۔ یہ شیطانی حرکت ہے۔ اس سے کام بگڑ جاتا ہے۔ متانت اور سنجیدگی کا مطلب سُستی نہیں ہے، اس لیے جلد بازی نہ کرنے کو کام ٹالنے کا بہانہ نہیں بنانا چاہیے اور آج کا کام کل پر نہیں چھوڑنا چاہیے۔ آج کا کام آج ہی ختم کرنا چاہیے۔ اس کو جلد بازی نہیں کہتے۔ مطلب یہ ہے جس کام کو جتنی توجہ اور وقت کی ضرورت ہے اس کو اتنی ہی توجہ دے کر پورا کرنا چاہیے۔

جھوٹا مذاق

وَيْلٌ لِمَنْ يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ

لِيُضْحِكَ الْقَوْمَ (ترمذی)

ترجمہ: افسوس ہے اُس شخص پر جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولے۔

تشریح

بعض لوگ ہنسنے ہنسانے کے لیے جھوٹی باتیں کرنے لگتے ہیں۔ جھوٹ بولنا اچھا نہیں ہے۔ جھوٹ بولنا اخلاق کے خلاف ہے، چاہے کسی کو ہنسانے کے لیے ہی کیوں نہ بولا جائے۔ ہنسی مذاق میں بھی جھوٹ بولنا اللہ اور اس کے رسولؐ کو پسند نہیں ہے۔

بعض لوگ جب یہ دیکھتے ہیں کہ لوگوں کو ان کی باتوں میں مزہ آرہا ہے تو وہ ان کو اور زیادہ خوش کرنے اور ہنسانے کے لیے جھوٹے قصے اور واقعات گھڑ گھڑ کر سنانے لگتے ہیں۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ لوگ خوب ہنسیں اور اُنھیں چاہنے لگیں۔ وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ذرا سی دیر ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے کا گناہ کر رہے ہیں۔ جھوٹ سے نفرت کرو۔ ہمیشہ ہر حال میں سچ بولو۔

حسد

إيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ (ابوداؤد)

ترجمہ: اپنے کو حسد سے بچاؤ۔

تشریح

حسد یا کسی سے جلنا بہت بُری عادت ہے۔ بعض لوگوں میں دوسروں سے جلنے کی عادت ہوتی ہے۔ اپنے کو حسد سے بچانے کا طریقہ یہی ہے کہ جو نعمتیں یا آسانیاں یا خوبیاں تمھیں حاصل ہوں ان کو بے موقع اور بے ضرورت ظاہر نہ کیا جائے، بلکہ نعمتوں کو چھپایا جائے۔ خاص خاص موقع ہی پر ان کا کسی سے ذکر کیا جائے، ورنہ لوگ حسد کرنے لگتے ہیں، جلنے لگتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ یہ خوبیاں چھن جائیں۔ حسد کی وجہ سے لوگوں کو خوبیاں نظر نہیں آتیں اور وہ اچھے لوگوں کو بُرا کہنے لگتے ہیں بلکہ دشمن بھی بن جاتے ہیں۔ اس لیے سمجھ داری اور دانائی کی بات یہ ہے کہ لوگوں کو حسد کرنے کا موقع نہ دیا جائے۔

جب تک ضرورت نہ ہو اپنی کوئی خوبی یا حیثیت لوگوں کو نہ بتاؤ۔ تم میں جو خوبی ہے یا تمھیں جو کچھ بھی حاصل ہے وہ لوگوں کو خود معلوم ہو جائے گا۔ حسد کرنا بُرائی ہے۔ حسد ایک آگ ہے لوگ اس آگ میں جل جاتے ہیں۔

اچھا حُلیہ

لِمَ یُشَوِّہُ اَحَدُکُمْ نَفْسَہٗ (الطبرانی)

ترجمہ: تم میں سے کوئی اپنے آپ کو بدنما کیوں بناتا ہے؟

تشریح

انسان کو اپنی ظاہری حالت کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ چہرے کو ٹھیک رکھنا، اگر بال ہوں تو کنگھا کرنا اور کپڑوں کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔ یہ سلیقے کی بات ہے۔ بکھرے اور الجھے بال اور گندے چہرے کسی کو اچھے نہیں معلوم ہوتے۔ بعض لوگوں نے اس کو فیشن سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ اس سے بے پروائی اور بے ڈھنگا پن ظاہر ہوتا ہے۔ ہماری کوشش ہونی چاہیے کہ ہمارا چہرہ اور ہمارا حلیہ دیکھ کر لوگ خوش ہوں، نفرت نہ کریں۔

صفائی اور سلیقہ ہر ایک پسند کرتا ہے۔ جو لوگ سلیقے سے رہتے ہیں، اچھے کپڑے پہنتے ہیں ان کو اچھا سمجھا جاتا ہے۔ اچھے کپڑوں کا مطلب قیمتی، مہنگے اور بھڑکیلے کپڑے نہیں ہیں۔ معمولی کپڑے بھی اچھے ہوتے ہیں۔ بس دھلے ہوئے اور استری کیے ہوئے ہوں۔

نقل اُتارنا

مَا اُحِبُّ اَنِّی حَکَیْتُ (ترمذی)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "میں کسی کی نقل اُتارنا پسند نہیں کرتا"۔

تشریح

کچھ لوگ کسی کے بولنے یا چلنے پھرنے کی نقل اس انداز سے کرتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو ہنسی آجاتی ہے، مگر یہ اچھی بات نہیں ہے۔ کسی کی شکل وصورت کا مذاق اڑانا یا کسی اور بات کی نقل اُتارنا ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت ناپسند ہے۔ ہمیں اس سے بچنا چاہیے۔

جس کی نقل اُتاری جاتی ہے اس کو بُرا لگتا ہے، اور کسی کو تکلیف پہنچانا گناہ ہے۔ کوئی ایسا کام ہرگز نہیں کرنا چاہیے جس سے کسی کا دل دُکھے اور اس کو بُرا لگے۔

ہمیں وہ کام کرنے چاہییں جن سے کسی کا دل خوش ہو۔

صحت اور فرصت

نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْھِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ :
اَلصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ (بخاری)

ترجمہ : دو نعمتیں ہیں جن میں بہت لوگ گھاٹے
میں ہیں : صحت اور فرصت۔

تشریح : اللہ تعالیٰ نے جس کو صحت دی ہے اور وہ اس کی قدر نہیں کرتا وہ نقصان اُٹھاتا ہے اور اُسے پچھتانا پڑتا ہے۔ صحت کی قدر یہ ہے کہ انسان اس کی حفاظت کرے اور کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے اس کی صحت پر بُرا اثر پڑے۔ صفائی کا خیال رکھے، اپنے جسم کی صفائی، اپنے ماحول کی صفائی اور اپنے دل کی صفائی۔ صفائی اور صحت کا بڑا گہرا رشتہ ہے۔ انسان کو چاہیے کہ الم غلم چیزیں نہ کھائے۔ بے وقت نہ کھائے۔ وقت پر اچھی غذا کھائے۔ ورزش اور کھیل سے اپنے آپ کو چُست رکھے۔ وقت پر سوئے، وقت پر جاگے۔ صاف پانی پیے۔ تازہ ہوا میں گہرے سانس لے تاکہ آکسیجن سے خون صاف ہو۔

فرصت کی قدر یہ ہے کہ انسان اپنا وقت ضائع نہ کرے اور ایک ایک لمحے کو قیمتی سمجھے۔

ماں کا مرتبہ

مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ؟

قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ۔

ثُمَّ اَبُوْكَ (متفق علیہ)

ترجمہ: کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے اچھے سلوک کا مستحق کون ہے۔ حضورؐ نے فرمایا: تیری ماں، پھر فرمایا تیری ماں، پھر فرمایا تیری ماں، پھر فرمایا تیرا باپ۔

تشریح

ماں کا مرتبہ بہت بڑا ہے۔ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ دنیا میں ماں سے بڑھ کر شفیق ہستی کوئی اور نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ ہمیں ماں کی بہت عزت کرنی چاہیے اور جب خدمت کا موقع آجائے تو ہمیں سب سے پہلے اپنی ماں کی خدمت کرنی چاہیے۔ ماں ہی اپنے بچوں کو پیدا کرتی ہے، بچوں کو پالتی ہے۔ ان کو اپنا دودھ پلاتی ہے، خود جاگ کر بچوں کو سُلاتی ہے۔ ماں بچوں کی جتنی خدمت کرتی ہے اور کوئی دوسرا نہیں کر سکتا، اس لیے اللہ اور اس کے رسولؐ کے بعد ماں سے بڑا مرتبہ کسی اور کا نہیں۔ ہر نونہال کو اپنی ماں کا کہنا ماننا چاہیے۔

خالہ کا مرتبہ

اَلْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ (ترمذی)

ترجمہ: خالہ رُتبے میں ماں کے برابر ہے۔

تشریح: جس کا جو مرتبہ ہو اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ ماں کا مرتبہ بہت بڑا ہوتا ہے۔ ان کے ساتھ ادب، تمیز سے پیش آنا، ان کا حکم ماننا، ان کی خدمت کرنا ہم پر فرض ہے۔ خالہ کا مرتبہ بھی ماں ہی کے برابر ہوتا ہے، اور ہم کو ان کا ادب و احترام اور لحاظ بھی ماں ہی کی طرح کرنا چاہیے۔

اپنا حصّہ

سَاقِی الْقَوْمِ آخِرُهُمْ (ترمذی)

ترجمہ: پلانے والا سب سے آخر میں ہوتا ہے

تشریح: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ان سب لوگوں کے بارے میں ہے جن کو کھلانے پلانے یا کچھ بانٹنے اور تقسیم کرنے کا کام سپرد کیا جائے۔ جب کوئی چیز تقسیم کرنے یا بانٹنے کا کام ہمارے سپرد کیا جائے تو ہمیں ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ ہم پہلے کھالیں یا پی لیں یا اپنا حصہ نکال کر رکھ لیں۔ چھوٹے دل والے ایسا کرتے ہیں۔ ہمارا دل بڑا ہونا چاہیے۔ ہمیں پہلے دوسروں کو ان کا حصہ دینا چاہیے اور اپنا حصہ سب سے آخر میں لینا چاہیے۔ مجلس کا ادب یہی ہے۔